Regd. No. B 162

جلد ۷ | بمبئی ۱۰ بہشت دوشنبہ ۱۲ - ذیقعدۃ الحرام ۱۳۱۹ھ مطابق ۲۴ فروری ۱۹۰۲ع | نمبر ۷

مقدمہ کی تحقیق

بدمعاش کمیٹی

بعض ہندوستانی فادمست[?] بڑی بڑی ایسی سوجھتی ہیں کہ تعجب ہوتا ہے۔ یہ تو زمانے کی ایجادیں ہیں اور مزے مزے کی قسم ذرا پائی اور فتنہ خائیں چنانچہ کمیشنر علاقہ کرنال میں چند بڑے بدمعاشوں نے مل کر مختلف فنڈ قایم کر لئے۔ شادی فنڈ - راحت فنڈ - عیش فنڈ - قحط فنڈ - فیض عام فنڈ وغیرہ وغیرہ - غرض فنڈون کا طومار باندھ دیا۔ اور دوگونہ ٹھگنا شروع کر دیا۔ پولیس نے توجہ کی اور تینوں کل فنڈون کا مجموعہ پیش کر دیا کہ جسنے مقدمہ چلایا رہا۔ آٹھ آدمیوں سوا ایک بچا۔ باقی ۹ کو سزا ملی - ہر کو ہو سال قید سخت اکٹھا اکیس ہزار روپیہ جرمانہ۔ ملک کے سامنے تین سال قید سخت - ۵ کو ۱۰ سال قید سخت ۵ - ۵ سو جرمانہ [illegible]

خفیہ شرارت

فرانس نے بظاہر ترکی کی سلطنت سے مطلب کر لیا ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ عیسائی تعلیم نے ادس کے دلکو اسلامی سلطنت سے صاف نہیں ہونے دیا۔ قسطنطنیہ سے حال میں جو ایک خبر آئی ہے اُس سے صاف فرانس کا کینہ ٹپکتا ہے۔ وہ خبر یہ ہے کہ حدیدہ میں جو یمن کے قریب ہے عیسائی مفسدون نے فتنہ و فساد مچانے کی کوشش کی تھی۔ مگر ترکی فوج نے اونکو کامیاب نہ ہونے دیا۔ فوراً ہی سرکوبی کر دی۔ اور اونکو اوسکے دوسرے علاقہ میں بھگا دیا۔ اکثر عیسائیون کے ہتھیار چھین لئے۔ اون ہتھیارون کو جو دیکھا گیا۔ تو فرانسیسی کارخانون کے پائے گئے۔ کارتوس بھی فرانسیسی تھے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ فرانس کیطرف سے ہی ان باغیون کو ابھارا گیا تھا۔

ہمنام کی سند اوڑا لی

مدراس کے ایک طالب علم مسمی سری نواس نے اپنی ہمنامی کی سے انٹرنس کی سند حاصل کر لی کہ یونیورسٹی کی تکمیل کنگ کمیشن سنہ ۱۹۰۱ء میں یہ اور ایک اسکا ہمنام دونوں نے امتحان دیا۔ وہ تو پاس ہو گیا۔ یہ رہ گیا۔ ایک سال تک اسنے خاموشی اختیار کی۔ بجائے اسکے کہ دوبارہ امتحان دینے کی کوشش کرتا۔ اسنے یہ کوشش کی کہ کسیطرح یونہی سند اوڑا لیجائے۔ اسنے یہ ترکیب کی کہ اپنے ہمنام کے سرٹیفکٹ کا نمبر معلوم کر کے یونیورسٹی میں درخواست بھیجی کہ میرا سرٹیفکٹ گم ہو گیا ہے وہ بھیجدیا جائے۔ اسنے کمال یہ کیا کہ اپنے بیشہ[?] سے دستخط بھی ٹھیک کر دیا۔ اس اطمینان پر سرٹیفکٹ مل گیا مگر بعد میں یہ فریب معلوم ہو گیا۔ طالب علم کو دو سال قید سخت کی ملی۔ مگر عدالت عالیہ نے اس بنا پر تخفیف کر دی کہ اسکو سرٹیفکٹ [illegible]

بیچارے سمجھ جاتے تھے

ہمارے بہادر فوج جو بعض ... بیطرح پھنس جاتی ہے۔ اور نہایت عسرت ... ناکامی کے ساتھ اوسکی شجاعت کا خون ہو جاتا ہے ... اسکے متعلق ہم بڑی حیرت میں تھے کہ انگریزی فوج ایسی اعلیٰ درجہ کی قواعدداں اور علم سے اعلیٰ اسکے سامان سے ہر فن میں ہم طاق ہیں کیا نہیں آتا۔ کی مصداق جسکی دنیا کی تیغ شہرۂ آفاق اور پھر ایسے کھاٹرون کیطرح پھنس جائے کہ حسرت و حرمان کے ساتھ سوائے دم توڑ دینے کے کوئی تدبیر اسکا نہ چل سکے۔ کئی دفعہ روٹر نے ایسی ناگوار خبریں پہنچائیں مگر ہمنے سچ کہہ دیں جتنے تھے ایک کا بھی یقین نہیں کیا۔ یہی دل میں خیال کیا کہ روٹر کو بھنگ لگ گیا ہے۔ ولایتی فوج ایسے بیہودہ ڈہوکوں سے بے بس ہو جائے اور ڈچون کے حلقے میں پڑکے تنگ ہو دم بدم وہ دمہ کشیدم کی مصداق ہو جائے تو پھر اسکا ولایتی پن ہی کیا رہا۔ روٹر کے خلاف جوش تو ہمکو کئی دفعہ آیا کہ ایسی خبروں کی نسبت صاف لکھ دیں غلط بالکل غلط بلکہ خود غلط املا غلط انشا غلط۔ مگر اس خیال سے خون جگر پیکر بیٹھ رہے کہ روٹر بھی تو آخر ولایتی ہے وہ کب انگریزی فوج کی بدنامی چاہیگا۔ غرض ہم اسی کشمکش میں تھے کہ ایسی خبروں کا یقین کریں یا نہ کریں۔ لیکن اب ہمکو افسوس کے ساتھ ان خبروں کا یقین کرنا ہی پڑا کیونکہ اس بات کا تصفیہ کر دیا گیا ہے کہ جو فوج ڈچون سے مدہو کر پھنس جاتی ہے وہ کچی ہوتی ہے نا تجربہ کار ہوتی ہے چنانچہ کلپ ... کے قریب گھوڑے سوار ... اور انکو ڈچون کے ڈچون گرفتار ہوئے اونکی نسبت رپورٹ کی گئی ہے کہ ...

ولایتی پانی کا قدرتی جوش

... نیویارک کے سوڈے کی سوڈوی کیطرح ... ابھرا ہوا تھا اسلئے ہنسے رہ نہ گیا۔ اور انکا ڈچون ... پڑے۔ اور خود آفت میں پڑ گئے۔ گو گر وہ سب مارے گئے یا گرفتار کر لئے گئے مگر ہمارے نزدیک تو پھر بھی تحسین و آفرین کے قابل ہیں انہوں نے قومی حق ادا کر دیا۔

اس رپورٹ میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے اس فوج کے اعلیٰ افسر میجر ڈویل بھی ڈچون کی بھینٹ چڑھ گئے۔ افسوس ہے کہ لارڈ کچنر بہادر نے اس رپورٹ میں اونکا ذکر کر کے انکی افسری کو بھی خاک میں ملا دیا۔ یا تو انکو یہ عذر ہی نہ کرنا تھا اور اگر خفت مٹانے اور انگریزی فوج کو سرخرو کرنے کے لئے وہ مجبور تھے تو اسوقت اعلیٰ افسر کو مقتولین کی کہاتی میں جمع کر دینے کی کیا ضرورت تھی۔

خدا معلوم یہ معاملہ کیا ہو کہ لارڈ کچنر بہادر جو بعض وقت مقتولین و مغلوبین و مجروحین و محصورین و مفرورین سپاہ کی نسبت عذر پیش کرتے ہیں وہ عذر گناہ بدتر از گناہ کے مصداق ہو جاتا ہے۔ اس رپورٹ کی نسبت ہمنے تو سچے دل سے یہ سمجھ لیا کہ لارڈ کچنر جو کچھ فرماوت میں بجا ہے حق ہے لیکن ہمارے مخالف تو ضرور قہقہے اڑائیں گے یہ رپورٹ جھوٹی ہے یا سچی۔ دونوں حالت میں اونکو مذاق اوڑانے اور اپنا دل خوش کرنیکا موقع مل گیا۔ جو گروہ کہ رپورٹ کو سچ سمجھیگا۔ تو ساتھ ہی یہ بھی سمجھ لیگا کہ انگریزی کا دیوالہ نکل گیا۔ لارڈ کچنر کے پاس اب جنگجو اور نبرد آزما فوج نہیں رہی۔ اسلئے اب وہ یہ کرنے لگے ہیں کہ تجربہ کار، ناتجربہ کار، نیا پرانا، اناڑی کھلاڑی ...

میدان جنگ میں ڈھکیل دیا

تاکہ کچھ تو ڈچون کی روک ہو جائے اور وہ اصلی مقام تک نہ پہنچ سکیں۔ اور جو گروہ کہ اسکو جھوٹ سمجھیگا وہ یوں قہقہے اوڑائیگا کہ ڈچون کی چالاکی اور بہادری کے سامنے جب انگریزوں کی مدد نہیں چلتی۔ تو لارڈ کچنر پتنگ بازوں کا ایسی پیش کرنے لگتے ہیں کہ جو پتی میں ڈور اندھی کٹ گیا۔ ہوا سے جھول اوڑ گیا۔ ہاتھ جھٹکا کھا گیا۔ وغیرہ۔ اسوجہ سے پتنگ کٹ گیا۔ جیسا کہ کھلاڑی پتنگ باز کبھی اپنے پیچ کٹنے کا اقرار نہیں کرتا۔ ایسے ہی لارڈ کچنر بہادر فوج کی ناقابلیت یا جنگ کے ڈھچر کی کمزوری یا جنگی پلان کی غلطی کا ہرگز اقرار نہیں کرتے۔ یہ عذر پیش کر دیتے ہیں کہ فوج اناڑی تھی۔ مخالفین ضرور یہ اعتراض کریں گے کہ اناڑی فوج کا میدان جنگ میں کیا کام۔ اگر وہ فوج ویسے بھرتی کر لی گئی تو بھی برا کیا۔ لڑائی لڑنی کیا ہوئی یہ تو دشمن کا پورا کرنا ٹہرا۔

ہمارے نزدیک بھی یہ مناسب ہے کہ آئندہ لارڈ کچنر بہادر ایسی رپورٹوں کی نسبت احتیاط سے کام لیں گے۔ فوج کو اناڑی ہونے کے بدلے اگر وہ یہ عذر کر دیتے کہ اوسکی طبیعت علیل تھی یا وہ میدان چھوڑ بھاگ گئی تھی تو ہزار درجہ بہتر تھا۔

یہ فوج جسکی نسبت لارڈ کچنر نے ناواقفیت کا عذر پیش کیا ہے غالباً وہی فوج ہوگی جو ولایت سے محض کوری روانہ کر دی گئی تھی۔ لارڈ کچنر نے جسکے طلب کر لیا تھا کہ ساوتھ افریقہ ہی میں سپہ گری ہم ہی انکو سکھا لیں گے۔ ہمیں تو شک نہیں کہ لارڈ کچنر کی یہ تجویز اس اعتبار سے بہت عمدہ تھی کہ ہر مقام کی آب و ہوا الگ ہوتی ہے ... اچھا ہوتا ہے ... [illegible]

اب کیا حجت رہی

ڈپٹی معین الدین صاحب کی ہمت اور قومی ہمدردی کو آفرین ہے کہ وہ مسلمان بچوں کی شائستگی کے لئے عرصہ دراز سے کوشش کر رہے ہیں انہوں نے مسلمانوں کی خاطر سے کوئی اسلامی محلہ خالی نہ چھوڑا ۔ بغیر اہل محلہ کی درخواست کے مدرسے قائم کروائے ۔ مگر افسوس ہے مسلمانوں کی حالت پر کہ انکی ترقی و بہبودی کے لئے اگر کوئی دن کو مشعل ہاتھ میں لیکے اور علم بجانے والا نقارہ گلے میں ڈالکر انہوں کے ڈنڈے سے ڈھب ڈھب کرتا پھرے ۔ تب بھی مسلمان اسطرف متوجہ نہ ہوں ڈپٹی صاحب کی جیسی کوشش اور اسلامی قوم کی ہمدردی ہے ۔ عام مسلمانوں میں اگر اس کا آدھا بھی شکر گذاری اور احسان مندی کا مادہ ہوتا تو یقیناً اس وقت اردو میونسپل سکولوں کی حالت بمبئی کے تمام مدارس سے بہتر ہوتی ۔ مگر مسلمان ایسے کب ہیں جو ان باتوں کا خیال کر کے اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کی طرف متوجہ ہوں ۔ ڈپٹی صاحب کو شاباش ہو کہ افسردہ دل ہونے اور ہاتھ پر ہاتھ رکھ بیٹھ رہنے کی بجائے وہ سرگرمی سے برابر کوشش کرتے رہے ہیں ۔ اور نئی نئی تجویزیں نکالتے رہتے ہیں ۔ جب انہوں نے دیکھا کہ مسلمان کسی طرح اردو میونسپل سکول کی طرف متوجہ نہیں ہوتے تو یہ تجویز نکالی کہ ان مدرسوں میں قرآن مجید کی تعلیم بھی شریک کی جائے ۔ گو کہ کمیٹی میں اس تجویز کا پاس ہونا قریب قریب ناممکن کے تھا کیونکہ اسمیں ہر مذہب کے ممبر ہیں قرآن مجید کی تعلیم سے غیر قوموں میں منہ چڑھے گا ہوں گی ۔ چنانچہ ایسا ہوا بھی ۔ لیکن شکر ہے کہ مسلمان ممبروں کے زور دینے سے کسی مخالفت پہنچ گئی اور بہ مجبوری پاس ہو گئی ۔ کیوں بھئی مسلمانو اب بتاؤ کیا حجت ہے

طاعونی اچھل کود

طاعون کمبخت دیکھئے کیا کیا آفت ڈھاتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تمام ہندوستان کو دھن و دولت سے مالس سے کھوکھلا کر کے جائیگا ۔ اسکی حرمزدگی تو دیکھو ۔ خود آدمیوں کا ناشتہ کرے وہ الگ گورنمنٹ اور رعایا کو لڑوا کے خون خراب کرائے وہ الگ ۔ طاعون کیا ہے خاصا بھانمتی ہے الٹی بیڑ کا سبق اسنے پڑھا ہے کہ گورنمنٹ سے رعایا کی ٹکر کرا دینا اسکے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے جب سے کہ اس ناگہانی بلا کا نزول ہوا ہے تین چار میاں اپنے ٹھکانے بندھ چکے ہیں ۔ گورنمنٹ کا تو کچھ بھی نہیں بگڑتا ۔ رعایا ہی کی ہر طرح مٹی خراب ہوتی ہے ۔ رعایا گو خود بھی اسباب کو جانتی ہے ۔ مگر پھر بھی جاہلوں کو کسی نہ کسی وجہ پر جوش آ ہی جاتا ہے ۔ ڈاکٹروں نے طاعون کے بھگانے کے اصول ہی ایسے رکھے ہیں ۔ کہ رعایا کو ڈاکٹروں کے پیچھے اور ڈاکٹروں کو طاعون کے پیچھے بھاگنا پڑتا ہے ۔ ڈاکٹر بھی گو اس معاملہ کو اچھی طرح سمجھ چکے ہیں کہ ہم جو کچھ رعایا کے بھلے کے لئے کرتے ہیں رعایا انکو اپنے حق میں برا سمجھتی ہے ۔ لیکن وہ بیچارے کیا کریں ہمدردی کے مارے مرے جاتے ہیں ۔ نچلے بیٹھیں تو کیونکر ۔ جہاں انہوں نے طاعون کی ذرا بھی سن گن پائی ۔ اور سیگریگیشن کا جھنڈا بلانہ لیکر جا دھمکے ۔ اور لگے صفائی کے ہاتھ دکھانے ۔

رعایا کی بدقسمتی سے ریاست پٹیالہ میں بھی جنگلی اکڑ کو دراز ہونیکا موقع مل گیا ۔ رعایا پھڑک اٹھی گاؤ بھی رعایا تو ہوتی ہی بے سمجھ ہے ۔ فساد ہی بانکپن ۔ ہندو مسلمانوں نے اتفاق کر کے ڈاکٹروں کی خبر لینی شروع کر دی ۔ قرنطینے اور ہسپتال جلا ڈالے

طاعون بھگانے کی درخواست

موذی طاعون نے جیسا کچھ بمبئی کا ستیاناس کیا ہے وہ ظاہر ہے ۔ ہزاروں آدمیوں کو ہڑپ کیا اور سیکڑوں مکانوں کی صورتیں بدلوا دیں ۔ میونسپلٹی نے اسکے متعلق تمام کاروبار ڈاکٹروں کے ذمہ چھوڑ دیا ۔ جس گھر میں طاعون کے دو ایک کیس بھی ہوگئے تو ڈاکٹر صاحب نے یہ رپورٹ کر دی کہ مکان کی در و دیوار ہی سے طاعون ٹپکتا ہے ۔ اسکی ہوا خراب ہے ۔ لہذا اسکو گروا دیا جائے یا کم از کم اسکی کوٹھڑیاں کٹوا کر کھلی کر دی جائیں ۔ میونسپلٹی کا اس درخواست کے قبول کر لینے میں کیا بگڑتا ہے ۔ وہ فوراً مالک مکان کو نوٹس دیدیتی ہے ۔ اور وہ بھی ایسی جزئی کہ اگر اتنے روز کے اندر تعمیل نہ ہوگی تو سرکاری کدال بجا کر مکان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیگا ۔ بیچارے مالک مکان کو ہار جھک مار کے میونسپلٹی کی خواہش کے موافق ترمیم کرنی پڑ جاتی ہے ۔ غرض مالکان مکان بالعموم طاعونی کمیٹی کے ہاتھوں تنگ آگئے ہیں ۔ میونسپلٹی کے کسی ممبر نے آجتک کسی مکان کی بابت یہ تحقیق نہ کیا کہ پلیگ کمیٹی نے جس مکان کی بابت رپورٹ کی ہے ۔ وہ درحقیقت ترمیم کے لائق ہے یا طاعونی کمیٹی نے اپنا سکہ چلانے کے لئے مکان گرانے کی درخواست کی ہے ۔

شکر ہے کہ اب کمیٹی کے ایک مسلمان ممبر مسٹر جعفر بھائی رحمۃ اللہ نامی نے اسطرف خود بھی توجہ کی ہے ۔ اور کمیٹی کو بھی توجہ دلائی ہے چنانچہ انہوں نے یہ درخواست پیش کر دی ہے کہ طاعون کو اب دل سے بھلا دینا چاہیئے مالک مکان برباد ہوئے جاتے ہیں ۔ ابھی اس درخواست کا کوئی جواب نہیں ملا ۔ غالباً آئندہ جلسہ میں اس پر بحث کیجائیگی ۔ خدا کرے کہ میونسپلٹی اس تجویز کو منظور کر لے

کیا پدی کیا پدی کا شوربا

اٹلی کو دیکھو اور یاد سکو اس جرأت کو دیکھو کہ طرابلس الغرب جو اسکے علاقہ سے ملا ہوا ہے اسکی نسبت اسنے یہ ارادہ کر لیا کہ اسکو ترکی عملداری سے نکال لیا جائے۔ اور اسنے دیکھا کہ آجکل ترکی سلطنت عیسائی سلطنتون کے رنغے مین پہنسی ہوئی ہے۔ تو بہی اپنا وار کر بیٹھو۔ ادہر ترکی توجہ ہی رہی ہے۔ کریٹ یونانی سلطنت کے ادہ گر مین آگیا۔ پہر تم کیون محروم رہو۔ طرابلس الغرب اچہا زرخیز اور سبزہ زار علاقہ ہے۔ ایکمدت سے اٹلی کی آنکہین اسطرف لگی ہوئی تھین۔ جب اور کچہہ تدبیر نہ بن پڑی تو اپنی رعایا کے چند معتمد لوگ بود و باش اختیار کرنے کے لئے اس غرض سے بہیجدئے کہ اشارہ پاتے ہی اوجہل کود کرنے لگین اور کسی ایسی بات کا بتنگڑ بنا دین کہ جس سے عام طور پر بلوہ کی شورش ہو جائے۔ چنانچہ موقعہ پاکر اسنے ایسا ہی کیا۔ مگر ترکی فوجنے فورًا ہی ان سبکی ایسی سرکوبی کر دی کہ اٹلی کو بیجا سہل نیکا بہی موقعہ نملا۔ اٹلی اوس وقت کچہہ بہی دخل نہ دیسکی۔ مگر اس نے جنگی تیاریان شروع کر دین۔ بابعالی کو جو یہ خبر ہوئی تو اسنے فورًا اٹلی کا مغز جہاڑ دینے کے ترکی فوج روانہ کر دی۔ لیکن یہ کہدیا کہ جب تک اٹلی کیطرف سے پیش قدمی نہو تم پیشدستی نکرنا۔ اٹلی نے جو دیکھا کہ اعلان جنگ دینے سے پیشتر ہی اتنی فوج آ ڈٹی تو اوس کے ہوش پراگندہ ہو گئے۔ اوسکی تمام جنگی تیاریان خاک مین مل گئین۔ اب اوسنے فرانس کیطرف رُخ کیا ہے کہ سلطنت ترکی کا تو مخالف ہو۔ اسمو قعپر اگر تو مجہکو مدد دے۔ تو مین تیری دلی آرزو بہی پوری کر دون۔ فرانس نے صاف جواب دیدیا کہ ہوش کی خبر لے۔ ناحق سر کٹو ... سلطنت ترکی کی سلطنت کا ... م

جاپان و انگلستان

گورنمنٹ انگلستان کی دوراندیشی و بیدار مغزی کے کیا کہنے ہین۔ اسنے جو دیکہا کہ روس در پردہ اپنا مخالف ہو اور جاپان روس کا مخالف ہو گیا ہے تو جہٹ اسنے جاپان کو یہ کہکے گانٹھ لیا کہ دودل یک شود بشکند کوہ را۔ جاپان تو خود اسے چاہتا تہا کہ کوئی مونس و غمخوار شریک رائے ہو کیونکہ روس کیطرف سے وہ بہت ہی کھٹک گیا ہے۔ اسنے ارادہ کر لیا ہے کہ اگر کوئی معتدل موقعہ مل گیا۔ تو کھل کھیلون گا۔ گورنمنٹ انگلستان نے اور اسکی بات پختہ کر دی۔ اور اسنے یہ وعدہ کر لیا ہے کہ وقت پڑے پر فوجی امداد سے دریغ نہین کیا جائیگا۔

اس معاہدہ کی نسبت ہمارے مخالفین یہ کہہ رہے ہین کہ گورنمنٹ کو ایسے نازک وقت مین ہمارے کا یہ خوب موقعہ مل گیا۔ گورنمنٹ انگلستان کو کئی سلطنتون کی طرف سے خدشہ تہا۔ اور ساتہی ایک بہی تہا اسلئے جاپان کو گانٹھ لیا۔ پارلیمنٹ کے بیدار مغز ممبر فرماتے ہین کہ گورنمنٹ انگلستان نے جاپان پر احسان کیا ہے۔ اوسکو روس کیطرف سے بہت بڑا اندیشہ تہا۔ اور حامی و مددگار کوئی اوسکا تہا نہین اسلئے گورنمنٹ انگلستان کو رحم آگیا۔ اسلئے اسنے جاپان کی طرفداری کا بیڑا اوٹھا لیا ہے۔ اگر روس سے کوئی جنگ کے لئے کھڑا ہوگا تو گورنمنٹ سکو ضرور سہارا دیکر سنبہالے رہیگی۔

واقعی بات تو یہ ہے کہ گورنمنٹ انگلستان کی ہمت کے کیا کہنے ہین۔ جس سلطنت کو (الشر علیکم عیاں) ہما کمزور دیکھتی ہے۔ جہٹ اسکی طرفدار ہو جاتی ہے۔ یہ اچہی طرح سمجہی ہے کہ جاپان کے ساتہ دینے سے روس کا مقابلہ ضرور ہے۔ مگر اسکو ذرا بہی ہمت نہین گو یا ہر طرح روس کے مقابلہ کے لئے تیار ہے۔

انارکسٹ کے شگوفے

فرقہ انارکسٹ بہی بُرا بیہودہ فرقہ ہے۔ ہمیشہ اسی فکر مین لگا رہتا ہے کہ کسی نہ کسی سلطنت مین کھلبلی مچی رہے۔ اول تو یہ فرقہ بادشاہون کے شکار کی تجویز مین رہتا ہے۔ اور جب اسمین ناکامی ہوتی ہے تو رعایا کو بہڑکا کے بلوہ کرا دیتا ہے تاکہ کچھ تو سلطنت کا نقصان ہو۔ اور بادشاہ کے دل کو صدمہ پہنچے۔ سلطنت اسپین اب تک فرقہ انارکسٹ کے فیضان سے بچی ہوئی تہی۔ ظالمون نے وہان بہی ہاتہہ مارا والی سلطنت تو ان کے پنجہ مین نہین چڑہا نہین۔ لیکن اس فرقہ نے اسکے علاقہ کے کل مزدورون کو گانٹھ لیا۔ انکو بہکایا کہ یہان کے کارخانہ والے تمکو بہ نسبت اور ملکون کی مزدوری بہت کم دیتے ہین۔ تم کیون نہین مزدوری مین اضافہ کراتے۔ اگر سب اتفاق کرلو تو کارخانہ والون کو ہار جھک کے مزدوری زیادہ دینی پڑے۔ بارسیلونا اسپین کے علاقہ مین ایک مقام ہے وہان کارخانے بکثرت ہین اور ان مین مزدورون کی کل تعداد ۸۰ ہزار کے قریب بیان کیجاتی ہے۔ ان سبنے پہلے اپنے کارخانے کے مالکون سے اضافہ کی درخواست کی جب انہون نے ان کو دہتکار دیا تو فرقہ انارکسٹ کی صلاح سے سب بگڑ گئے۔ شہر کو لوٹ لیا۔ کارخانون کو اوجاڑ دیا۔ یہان کی دیکھا دیکھی اور علاقون کے مزدور بہی بگڑ گئے۔ وزارت اسپین بہی اون کی سرکوبی کیلئے کامل طور پر مستعد ہو گئی ہے۔ تمام فوج کو ٹکڑیان تقسیم کر دی ہین۔ بارسیلونا مین بہیجنے مزدورون سے مقابلہ بہی کیا۔ مزدور قلعہ کے اندر تہے فوج باہر تہی جب اسنے انکو ہتیار رکہدینے کی فہمایش کی تو انہون نے جہروکون مین سے ایکبارگی مار دی جس سے بہت سپاہی زخمی ہوئے اور کچہ ... بہی گئے۔ فوج کو جوش آگیا اور ... اندر گہس ...

اللہ ری فطرت

بوئروں کی فطرت فتنہ انگیزی کسیطرح نہیں تھمتی۔ گو ہماری بہادر فوج نے مارے جوتوں کے اونکا بھیجا پلپلا کر دیا ہے۔ لیکن اُن بد مغزوں کا دماغ کسیطرح ڈھیلا نہیں ہوتا۔ گو کہ وہ ہر طرح مجبور ہیں ہر طرف سے کشمکش میں پھنسے ہوئے ہیں۔ لیکن اونکا دماغ اب تک ویسا ہی کام دیئے جاتا ہے جیسا کہ ابتدائے جنگ میں تھا۔ کسی شاعر نے یہ مصرعہ انہی کی شان میں کہا ہے "جو کچھ سوجھتی ہے نئی سوجھتی ہے" ہماری فوج یوں تو ہر طرح چالاک ہے۔ ہوشیار ہے۔ مگر بوئروں کیطرح عیار نہیں۔ اور خدا نخواستہ کیوں ہونے لگی۔ یہ تو بدمعاشوں کا کام ہے۔ ہماری فوج ولایتی ہے اور سپر طرّہ یہ کہ مہذب ہے۔ اور سب صفتوں سے بڑھکر یہ صفت ہے کہ بہادر بلکہ خاندانی بہادر ہے یہ اپنی قوت بازو کے بل پر لڑتی ہے منہہ پر مارنا منہہ پر کھانا اسکا شیوہ ہے۔ بدمعاشی اور مکاری تو یہ جب کرے کہ کسی طرح کمزور ہو۔ بوئر جو عیاری کے جال پھیلاتے رہتے ہیں۔ یہ اسی وجہ سے کہ وہ بدمعاش ہیں۔ اور کمزور ہیں۔ ہماری بہادر فوج سے مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اسلئے وہ یہ کوشش کرتے رہتے ہیں کہ کسی طرح انگریزی فوج کو ناگہانی آفتوں میں پھنسا پھنسا کے بے دم کر دیں۔ ہمارے فوجی افسر اونکی چالوں کو تاڑ تو لیتے ہیں لیکن وہ ظالم ایسے نئے نئے روپ بدلتے ہیں اور ایسی نئی نئی مکاری کے جال پھیلاتے ہیں کہ ہماری فوج کو بوجہ انسان ہونیکے دھوکا ہو ہی جاتا ہے۔ یہ تو مثل مشہور ہے کہ انسان کچھ کھو کے ہی سیکھتا ہے اس قول کے مطابق تو ہماری فوج نے بہت کچھ سیکھ لیا ہے کیونکہ ہماری فوج نے بوئروں کی بدمعاشی سے بہت سا

سخت دھوکا کھایا

کہ جب اسکو بوئروں کی وہ حرکت یاد آجاتی ہوگی تو ندامت کے ساتھ سخت پیچ و تاب کھاتی ہوگی اور یہ کہکے دانت کچکچاتی ہوگی کہ اچھا خیر جاتے کہاں ہیں۔ دیدہ خواہد شد۔ اب ذرا وہ کوئی چال کریں ہم بھی کیسا توڑ کرتے ہیں۔ ہمیں تو شک نہیں کہ ہماری فوج کا ہر جوان بیدار مغز ہے۔ اوسکو دماغ میں چالوں کے توڑوں کا توڑا نہیں۔ لیکن صفت بہرحال بشر ہے۔ بچے دودھ سے پرورش پاتی ہے۔ اور پھر غضب یہ کہ انگریزی اقوام میں گو ہی کے دودھ کا زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ بچوں کو قوی اور مضبوط بنانے کے لئے ہفتہ میں ایک آدھ بار ضرور پلا دیا جاتا ہے۔ وہی دودھ خون بن کے رگ و ریشہ میں بھر جاتا ہے بلکہ پیوست ہو جاتا ہے اور وقتاً فوقتاً اندر ہی اندر جوش کھاتا رہتا ہے۔ اسکے بخارات دماغ میں بھر کے گنگ کر دیتے ہیں۔ اسوجہ سے اگر کبھی کسیکا دماغ بیکار ہو جاتا ہو تو عجب نہیں۔ اور اگر یہ سبب بھی واقع ہوتا ہو تو بھی دھوکا کھا جانا کچھ عجب نہیں۔ مثل مشہور ہے کہ جائے استاد خالی است۔ ہماری فوج بالاصل دھوکا باز نہیں۔ اسنے جو کچھ دھوکے سیکھے ہیں وہ بوئروں سے ہی سیکھے ہیں۔ پھر اگر یہ کبھی اون کے دھوکے میں آجائے تو کچھ جائے شکایت نہیں۔ کیونکہ وہ کمبخت آئے دن نئی نئی وضع کے دھوکے تراشتے رہتے ہیں۔ اور ایسے نازک موقعہ پر کاریگری دکھلاتے ہیں کہ جہاں کسی کو سان گمان بھی نہیں ہوتا جنرل ڈیوٹ نے جو چال میں ہماری فوج کو دھوکا دیا ہے یہ بالکل نئی طرز کا تھا اور اسکی حالت بھی ایسی نازک تھی کہ سوائے جان چرا کے کسی کونے میں دبکجانے کے اور کچھ نہیں سکتا تھا لیکن ظالم نے استقلال کا رنگ دکھا دیا اور ایسی

کھلی کی کھلی رہ گئین

جنرل ڈیوٹ جو گذشتہ ہفتہ میں ہمارے کل گھوڑ سوار لشکر کے محاصرے کو چیر کر نکل بھاگا تھا۔ اوسوقت اوسکے ساتھ کل ۲۰۰ و ۲۵۰ بوئر سلامت نکلے تھے۔ جنرل ڈیوٹ کو پکڑنے کیلئے ہماری فوجیں سے ۳۰ جوان کا دستہ روانہ ہوا۔ ۳۰ آدمیوں کیلئے ۱۲۰ ہر طرح کافی سمجھے جا سکتے ہیں لیکن اسکا کیا علاج کہ ڈیوٹ نے جر ثقیل کے اصول سے کام لیا اور ایسی کارروائی کی کہ ایک سو میں تو کیا ایک ہزار میں بھی پورے تو نہ نکلتا۔ اس بے سر و سامانی کی حالت میں وہ ایسی کارگذاری کر بیٹھے کہ ہماری فوج بھی عش عش کر گئی۔ انہوں نے ایسے رستہ پر ایک بڑا خیمہ کھڑا کر دیا کہ جہاں سے انگریزی فوج کا گذر یقینی تھا اور میں صرف انہوں نے ایک توپ کو اسطرح پر بند کر دیا کہ جیسے شیر کے شکار کے لئے بکری کو پنجرے میں بند کر دیتے ہیں۔ اور خیمہ سے کچھ دور فاصلہ پر ایک بڑا گڑھا کھودا اور سپر کنر در کشتیاں بچھا کر مٹی بچھا دی۔ انگریزی فوج جو اوس خیمہ کے قریب سے گذری تو خیمہ کو دیکھتے ہی اوس پر دوڑ پڑی اور سمجھی کہ بس بے شک مار لیا۔ اور یہ خبر ہی نہ تھی کہ وہ خیمہ اپنا ہی شکار کریگا۔ غرض فوج جو خیمہ کے پاس پہنچی۔ تو اوسمیں سے وہی توپ نکلنے لگا۔ جو اونکو دوری پر لگا کے جال میں پھنسانے کیلئے تیار رکھا گیا تھا۔ اسکو پیچھے ہماری فوج بے تحاشا بھاگی۔ وہ غار تحت فوج تو سہی غائب ہو گیا اور فوج بیچاری اوس غار کے بھینٹ چڑھ گئی۔ ڈیوٹ نے اوسکو بالکل نامعلوم کر دیا تھا۔ ہماری فوج کے گھوڑوں نے جوں ہی قدم رکھا تو یکایک اڑا اڑا دھم ہو گئی۔ ایک کے اوپر ایک۔ گر پڑے کہ اندر دھم تلے دو دو ہا تیار ہونے لگی۔ ہماری فوجیں جھٹ کر باہر نکلنا چاہا گر وہ گہرا زیادہ تھا۔ اور پھر غضب یہ کہ ناپاک ڈیوٹ نے

معرکہ آرائی طلسمی تھیٹر

(چوتھا پردہ)

اس مرتبہ یہ نئی بات ہی کہ بہ نسبت گذشتہ تماشے کے مجمع کچھ کم معلوم ہوتا ہے تاہم بہت سے تماشائی جمع ہیں۔ پردہ اوٹھنے کا انتظار ہو رہا ہی۔ بعض لوگ اوسی قالب حالت کے انتظار مین چشم براہ۔ نہین تو بہ چشم بر پردہ ہین بعض آپس مین چہ میگوئیان کر رہے ہین اور بعض اون حضرت سے جنکا نام ہمنے عاشق رکہا ہی اسطرح ہمکلام ہو رہے ہین

دوچار شخص :۔ اور ہان بہئی عاشق صاحب کہو اوس دن کی حالت پر ذلت فرمائیے۔ کہو کسطرح وہان سے دستکار گئے ؟

ایک :۔ کسطرح کیا۔ بس پا بدست گردن بدست گرا

دوسرا :۔ اور گردن بدست دگرے۔

عاشق :۔ واہ تم ایسے جاتے ہین ؟

پہلا :۔ اور تم مین کیا سرخاب کا پر لگا ہی۔

دوسرا :۔ تم نہین جانتے ؟ انہین یہ فخر ہی کہ ذلت کو عزت سمجھ رہے ہین۔

تیسرا :۔ (دوسرے سے) کیا تمکو کچھ بہ آثار نہین ہی تو کچھ کہئیے۔

عاشق :۔ تمہین کیا کہون لوگ مجھکو دیکھتے ہین مگر تم لوگ مذاق سمجھوگے۔ سچ تو یہ ہی کہ میرے وہ آفت جان اور آرام جان اسطرح دلنشین ہی کہ میں کسی کو نہین دیکھتا۔

دوسرا :۔ مان کیون نہین تمہین ہوگی۔ ہمنے تو پہلے ہی سمجھ لیا تھا کہ تمہارا جوڑ سمجھ کے ساتھ ہی ناک کے راستے نکال دیا جائیگا۔

عاشق :۔ تم تو مسخرے ہو سن ہی تو لو!

عاشق :۔ جسوقت مجمع برخاست ہوا پردے گرائے گئے۔ اور سب طرف کے دروازے بند کئے جانے لگے۔ مین اپنی جگہہ سے اوٹھکے ڈہونڈتا ہوا وہان جا پہونچا۔ جہان وہ محو ناز و انداز زیب بستر تہی۔ روشنی دہیمی کر دیگئی تہی خادمان وغیرہ سب سے علیحدہ ہو گئے تہے۔ لوگ پارٹ چہتی کے واسطے آگئے تہے اور وہ سرمست دلربائی آرام کرنے کے لئے جا چکی تہی۔ کہ اچانک جا دیکہی۔ قمر کی نزاکت دیکھکر اوسیرا ہو پہنچا۔ بہئی واللہ اگر نکال دیا جاتا تو کسی ہردو کو برا معلوم ہوتا۔ مگر خوش قسمتی کی کیا بات ہی۔۔ یہ اتنا کہنے ہی پائے تہے کہ پردہ اوٹھا اور نعرہ ہائے خوشی بلند ہونے لگے۔ سب اوہر متوجہ ہو گئے۔ پہر کیا دیکہا۔ ایکٹرس کو دیکہا تماشائے جان پایہ کا لگہ آفت کو دیکہا۔ پہر کیا تہا۔ نگاہ پڑی اور بیخود تہے۔ نظارہ کیا اور لایعقل تہے۔ سب کی نگاہ روئے جانان پر اور ہاتہ گریبان پر تہے۔ سب بیخود و خود فراموش۔ سب لایعقل و مدہوش۔ سبکی زبان پر یہ شعر جاری تہا ؎

ترقیان ہین اوسین مثل آفتاب سحر
جب اوسکے حسن کو دیکھا تو کچھ سوا پایا

آج تو کیفیت ہی اور تہی۔ آج تو صورت ہی اور تہی۔ آج تو حالت ہی اور تہی۔ آج سمان ہی دوسرا تہا آج رنگ ہی نرالا تہا۔ آج جلوہ ہی جدا تہا۔ سب بیتاب ہو گئے۔ سب بیچین ہو گئے۔ اور سب کے سب یکزبان ہو کر یہ کہنے لگے ؎

اور بہی کچھ اوسکے رخ پر آب و تاب آنیکو ہی
سمجھنا چاہئے کہ ہر فصل شباب آنیکو ہی

آخاہ۔ یہ فصل شباب ہی۔ یہ عالم جوانی ہی۔ یہ آنکہون کے پوری ہونے کا موسم ہے۔ یہ ارمانون کے دن ہین یہ مرادون کی راتین ہین۔ یہ چہلون کا وقت ہی۔ یہ امنگون کی گہڑی ہے اسوقت یہ جو غضب تماشائیون کے قتل ہونے کی ساعت ہی۔

مگر کون پوچہے اور کس سے پوچہے۔ سب اپنے اپنے حال مین مبتلا ہین ہائے اگر اپنی پروا نہین تو اوس آفت جان کی پروا تو ہونا چاہیے۔ یہان بسمل دم توڑ رہے ہین اور وہ سامنے موجود ہے نازک دل کہین دہل نہ جائے۔ لیکن کیا کیا جائے اگر ایک کو بہی ہوش ہو تو وہ چلا کے کہدے کہ۔

ہم جاؤگے کدہر آئے۔ نہ دیکھو۔ جاؤ۔
جان یہان سب کی نکلتی ہی تماشا کیا ہی

مگر یہان تو سب مدہوش ہین۔ سب سڑی ہین اور سب سودائی۔ گریبان چاک کر ڈالے۔ کپڑے پہاڑ ڈالے۔ ہائے ہائے کے نعرے بلند کرنیلگے اور بعضون پر تو اب حد کا اثر ہوا کہ سچ مچ کے سڑی ہو گئے۔ تہیٹر سے یہ کہتے ہوئے نکلے اور جنگل کی طرف چل کہڑے ہوئے کہ

کہان تک ضبط سودائی کو پاس آبرو کیا
پری کیواسطے جوگ اب سر بازار لیتے ہین

اوف رے حسن کے اثر۔ اللہ رے حسن کی تاثیر اسی حسن نے تو ہاروت و ماروت کو زہرہ سے شمائلون اور یوسف لقاؤن کی چاہ مین کنوئے جہنکائے۔ واقعی حسن بہی عجب شی ہے۔ حسن نہوتا تو حورون کی خوبصورتی لوگون کو کس طرح سمجھائی جاتی۔ حسن نہوتا تو یہ تماشگاہ قتل گاہ کیون بنتی اور حسن نہوتا تو ہم طلسمی تہیٹر لکھنے کیون بیٹہتے۔

آج اگر تماشا ہو بہی تو کس کے سامنے۔ تہیٹر تو خوابگاہ بسملان ہو گیا جلسہ تو آرامگاہ دردمندان ہو گیا۔ ایکٹرس چلدیا۔ اور پردہ گرا دیا گیا تماشائیون سے جب غفلت کا اثر دور ہوا جب خود فراموشی کا نشہ اوترا جب غش سے افاقہ

آئے تو آنکھیں بہار بہار کے اسٹیج کے جانب دیکھنے لگے ۔ وہاں سناٹا تھا جس کو ڈھونڈتے تھے وہ جا چکا تھا جسکو تلاش کرتے تھے وہ غائب ہو چکا تھا جسکو چاہتے تھے وہ نگاہوں سے اوجھل تھا ۔ قریب تھا کہ یورش ہو جاوے ۔ تماشائی بلوہ کر دیں کارکنوں کو مار کے نکال دیں انکو کو چین نہیں اور اگر اور کچھ نہیں تو سامنے ہنگامہ کے اودھم سے کم قیامت کے کچھ دلوں بعد تک دیکھتے رہیں کہ دفعتاً پردہ اٹھا ۔ ایک لکچرار سامنے آیا اور اس نے یوں تقریر شروع کی ۔

ان بے نیازیوں پہ تو ہو یوں مر سے
کیا ہوا اگر ذرا سی بھی پروا کرے کوئی

ناظرین ! پیارے ناظرین !! آج تمہارا دلربا ایکٹرس کچھ اس غضب کا پارٹ کرتا اور تماشا دکھاتا جو دیکھنے والوں کے دلوں پر کالنقش فی الحجر ہو جاتا ۔ مگر معلوم ہوا کہ اب تماشا دیکھنے کی قدرت اور طاقت تم نہیں رکھتے ۔ صورت ہی دیکھ کے بیچین ہو گئے ۔ اور یقین ہے کہ مدت العمر یہ خیال تمہارے دل سے جا نہ سکے اور ہماری غرض بھی یہی تھی کہ آج تمہیں وہ سمان دکھائیں جو اثر ثانی ہیں بے نظیر ہو اور جس سے تم سب متاثر ہوگے اگر کچھ عقل و خرد رکھتے ہو تو ایسے جلسوں میں شریک ہونے کے لیے اپنے علاوہ دوسروں کو بھی اور آیندہ نسلوں کو بھی ہمیشہ روکتے رہو ۔ ہمیں افسوس ہے کہ آج خلاف معمول مجمع کم ہوا ۔ غالباً لوگوں کو خیال ہوا ہوگا کہ روزانہ تو تماشہ ہے آج نہ سہی کل دیکھ لیں گے ۔ ہمیں بھی یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ مبادا ناظرین ایسا سمجھ کے بقدر کشیدگی کو کام فرمائیں ۔ یا اس طلسمی

معمولی تماشا سمجھ لیا جائے اور ہم اپنے مقصد سے دور جا پڑیں ۔ اس واسطے قصد ہوا تھا کہ آج کے تماشے کو آخری تماشا قرار دیکے دیکھنے والوں پر اس حد کا اثر پیدا کیا جائے کہ قیامت سے اس طرف اگر وہ ہوش میں آسکیں تو ایسے جلسوں میں شرکت کے نقصانات پر غور کریں کیا تم یہ سمجھے کہ یہ ایک معمولی تھیٹر ہے ؟ کیا تم نے یہ خیال کیا کہ یہ معمولی ایکٹرس ہے ۔ یہی سمجھا تو برا ۔ یہی خیال کر لینا تو مذموم یہی ذہن نشین کر لینا تو قبیح ۔

ہر بیشہ گمان مبر کہ خالیست
شاید کہ پلنگ خفتہ باشد ۔ ۔

آخر تم نے اپنی نافہمی کا نتیجہ دیکھا ۔ تمہیں معلوم ہے کہ آج کتنوں کی جانوں پر بنگئی ۔ تمہیں معلوم ہے آج کتنے خانمان آوارہ اور تباہ و برباد ہوگئے ۔ تمہیں معلوم ہے آج کتنے سڑی سودائی ہو کے مجنوں وار جنگلوں اور بیابانوں میں پھرنے کے لیے شہر سے نکل گئے ۔ اگر نہ معلوم ہو تو آنکھوں سے غفلت کے پردے اٹھاؤ اور اپنے اطراف و جوانب دیکھو کہ کسقدر کرسیاں خالی ہیں ۔ اگر نہ معلوم ہو تو اپنے اپنے دماغوں سے مختلف خیالات شوق انگیز و جنون خیز نکالو اور ہم سے سنو کہ آج تماشائیوں پر کیا گذر گئی ۔ مگر نہیں اسوقت نہ تم دیکھ سکتے ہو نہ سن سکتے ہو تمہاری آنکھیں کسی اور ہی کو ڈھونڈھتی ہیں ۔ تمہارے کان کچھ اور ہی سننے کے مشتاق ہیں ۔ اے تماشائیو ۔ اپنے ہاتھوں سے اپنے گلے کاٹنے والو یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ حسینان عالم سے دل لگانے میں سراسر نقصان و

اس سے تو کچھ حاصل ہی نہیں ۔ اس کا تو کچھ نتیجہ ہی نہیں ۔ ایک بالکل بیکار شے اک محض لاحاصل امر ۔ کیا تم لوگ اخبار پنچ بہادر نہیں دیکھتے ؟ اگر نہ دیکھتے ہو ۔ تو اب دیکھو اس سے تمہیں معلوم ہوتا رہیگا کہ میں کیا کہتا ہوں ۔ وہ تمہیں بتاتا رہیگا کہ تھیٹروں اور ناچ رنگ کے جلسوں میں شرکت سے کیا ملتا ہے ۔ درد عشق کیا چیز ہے ۔ دل لگانے میں کن کن مصائب کا سامنا ہوتا ہے اور ہجر کی کلفتیں انسان کے ساتھ کیا سلوک کرتی ہیں ۔ میں حسب وعدہ اسی سبجکٹ پر آج بہت کچھ کہتا مگر یہ معلوم کر کے کہ ناشاد مشتاق پوری نامہ نگار پنچ بہادر ایک عرصہ سے اس کا بہت بڑا مسودہ تیار کر رہے ہیں جو عنقریب شایع ہوا چاہتا ہے اور جس میں اس کے متعلق تمام امور پر مبسوط بحث ہوگی اپنا ارادہ فسخ کرتا ہوں ۔ اگر تمہیں ہوش آیا اگر تم نے وہ تحریر دیکھی تو تمہیں معلوم ہوگا کہ عشق کی اصلیت کیا ہے اور وہ انسان کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے ۔ یہ ماہرو جسے تم چاہتے ۔ یہ دلربا جسپر تم عاشق ہوا اور یہ لیلی ادا جس کے تم دیوانہ ہوگیا ہو اگر غور کرو تو کچھ بھی نہیں ۔ دنیا میں ہزاروں حسین لاکھوں مہ جبین اور کروڑوں نازنین اس سے بدرجہا بہتر تر اور خوشتر ہیں اگر تم اسی ماہ لقا کے شیدائیوں میں تمیں شمار کر لو اور رقابت کا مادہ جوش میں آکے تمہیں ایک دوسرے کا دشمن بنا دے تو اور ایک عظیم جنگ وجدل کے بعد جس کا نتیجہ موت ہی کی طرف ۔ اب شخص

کرنا۔ اور گیسوئے زلفوں کے علاج میں ایک زمانہ تمام گذرجائے۔ اور اسی گذرنیوالے زمانہ میں جسکو وہ مجروح ہجر و فراق کا زمانہ کہو کہ یہ مہ جبین کسی دوسرے کا دامن پکڑلے۔ اور بعد صحبت اور قتل تیغ ادا کو جب یہ معلوم ہو کہ وہ دلربا میرے ہاتھ سے جاتا رہا۔ تو اس غم میں وہ اپنی جان دینے پر آمادگی کے ساتھ ہے۔ ایک اور ایسے معاملہ کو دیکھئے۔ جو اس نازنین سے بدرجہا بہتر ہو۔ اور وہ اس دوسرے دریائے عشق میں تیرنا چاہے کہ ایک آواز اُسے سُنائی دے۔ اے بوالہوس آہ تو بہت ہی بدنصیب ہے۔ جب تو نازنین اول کے عشق میں مبتلا تھا۔ یہ نازنین تجھے چاہتی تھی مگر یہ دیکھکے کہ تو اوسے نہیں مل سکتا۔ اوسنے دوسرے کو اختیار کرلیا تو سچ بتاؤ ایسے شخص کی اوسوقت کیا حالت ہوگی۔ سُنو سُنو تم اُس مسافر کی حالت پر غور کرو اسکی بیکسی بے بسی اور ناچاری دیکھو جس کی نسبت ایک شاعر کہہ گیا ہے کہ ؎

حسرت پہ اُس مسافر بیکس کی رویئے
جو تھک گیا ہو راہ میں منزل کے سامنے

عاشق اگر جنون عشق کی دوگاریوں کے صدقے میں نہ بھی تھکے تو بھی نتیجہ بجز حسرت و حرمان کچھ بھی نہیں سکتا۔ یہ کیوں صرف اسلئے کہ تم دنیا اور پھر زوال دنیا کے سعیون کی چاہ میں دین سے دست بردار ہوئے جاتے ہو۔ اور یہی نا پاک اور ناکافی کوشش میں دین و دنیا دونوں ہاتھ سے کھو رہے ہو۔ دیکھو دیکھو آج سے طلسمی تھیٹر موقوف ہوتا ہے۔ اب جلوں کی رخصت ہے ہیں۔ اور رحلت ساتھ ہی وہ مہ جبین بھی نبھاتے ہے۔ خون جگر اشک افشانی کے لئے اور درد دل کی افزونی کے واسطے اوس قاتلۂ عالم کو حسن کی ادا و دکھائے دیتے ہیں کہ

اپنے ہی دل کو پردہ دیدار کیا تھا
بسم اللہ اگر تاب نظر ہے تو کسے تھا

اور پھر ہمیشہ کے لئے رخصت ہوا یہ کہکے سیٹی بجائی جسکے بعد وہی قتال عالم وہی بسمل کنندۂ بنی آدم جسکے تیر نظر سے سب گھائل ہوچکے ہیں جس کے برق حسن سے سب بسمل ہوچکے تھے۔ ایک مرتبہ پھر اور بھی ناز و ادا کیساتھ جلوہ گر ہوئے اور سلام کرنے کے ساتھ ہی اپنی جانب بھی منہ مقفل ہوگئے۔ دیکھنے والوں کے ساتھ ہی پردہ بھی گرا۔ اور اس طرح یہ طلسمی تھیٹر تمام ہوا۔

معافی

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
گرفتار بلا کیسے آزاد کرتے ہیں

بقلم

ناشاد عشاق پوری

ریاست پٹیالہ میں صاحب بہادر کا پتہ

گورنمنٹ پنجاب کی نظر آجکل ریاست پٹیالہ پر بہت ہی مہربان ہو رہی ہے۔ اس کے پہلے کبھی ریاست کا ایسا اچھا انتظام نہ دیکھا جو اب ہو رہا ہے۔ یہ ساری کارگذاریاں یورپین بہادروں کے ذریعوں سے ہوتی ہے۔ صاحب ایجنٹ ریاست ہائے پھولکیاں جو مقرر ہوئے ہیں وہ بہت ہی نیک اور عادل صاحب بہادر معلوم ہوتے ہیں۔ آپکے اختیار میں گورنمنٹ پنجاب نے نابھ جیند پٹیالہ تینوں ریاستوں کی دیکھ بھال وغیرہ سپرد کردی ہے۔ میں نے اکثر صاحب بہادر کا نام لیٹر وغیرہ پر جو لکھا ہوا دیکھا تو دو طرح سے لکھا جاتا ہے مسٹر ڈاین اور مسٹر ڈل ٹوپ سمتھ صاحب لکھے جاتے ہیں۔ ہمارے پاس اکثر آدمیوں نے صاحب ممدوح نسبت کا پتہ دریافت کرنے کی غرض سے چند خطوط بھیجے اسلئے ہم صاحب بہادر کا ایڈریس عام مشتہر کرتے ہیں۔ پتہ حسب ذیل درج ہے۔ مسٹر پی ہم بنگ صاحب بہادر کمشنر بندوبست ریاست پٹیالہ۔ صرف صاحب موصوف کا ہی پتہ ہے۔ نیز ہم اُن لوگوں سے معافی مانگتے ہیں کہ جنہوں نے صاحب بہادر کا پتہ و نام دریافت کیا تھا کیونکہ ہم ایک عرصہ سے درد پسلی میں مبتلا ہیں جسکو طبیب لوگ قریب قریب ذات الجنب قرار دیتے ہیں یہی باعث ہے کہ جو ہم ان لوگوں کے خطوط کا جواب ابتک نہ دے سکے۔ مسٹر جی پی واربرٹن صاحب بہادر انسپکٹر جنرل پولیس پٹیالہ کی نسبت ہم پہلے اخبار میں لکھ چکے ہیں۔ صاحب موصوف کے انتظام اور ہوشیاری کو ہم بارہا کہاں تک لکھیں۔ زیادہ تعریف خوشامد میں داخل ہے۔ پٹیالہ کی رعایا صاحب بہادر کے انتظام کو خود تسلیم کرچکی ہے۔ کونسل کے ممبر تینوں لایق شخص ہیں سلیم الطبع تجربہ کار آدمی ہیں۔ ریاست میں اسلام کی ترقی خلیفہ سید محمد حسین صاحب کی ذات سے ہے۔ ریاست سرموہن کی پولیس کو مسٹر جی۔ پی۔ وار برٹن صاحب بہادر انسپکٹر جنرل پولیس پٹیالہ سے سبق لینا چاہئے۔

افسوس بوجہ تکلیف کے اسبار میں زیادہ نہیں لکھ سکتا ؎

فلک اب چھوڑ دے ہمکو ستانا
بہت کچھ ہوچکی ذلت ہماری

بقلم

اگر ہمکو نہیں آتا ہے باور
خود آکر دیکھلو حالت ہماری

مرقوم شیخ زین الدین آفت از مقام بوڑھانہ

یاروں کا سپاٹا

بیٹھ کر ہم بمبئی دیکھتے ہیں خدا کی قسم ہم نئی دیکھتے ہیں
ترقی کسیکی حزل کسی کا تماشے جہان کے کئی دیکھتے ہیں

ظریف الملک حریف الدولہ مسخر جاہ نواب
بمبئی پنچ بہادر مسخر نواز جنگ سلمہ اللہ تعالی۔

بحضور بندگان عالی متعالی رسید کرتا ہی کہ ماہ شوال خیر ختم فال میں بندہ بارگاہ صمد کلکتہ ہوتا ہوا - دہلی - لکھنؤ - غائب گنج مخفی نگر سیر کرتے ہوے خاص شہر بمبئی میں دولت سراے سلطانی پر حاضر ہوا فسانہ آزاد کے دو چار ورق اولٹنے ہی مناسب تہے کہ خدا کے فضل اور اوس کے حبیب کے طفیل سید صاحب کے سودات بھی نظر سے گذرے دل بہلاؤ کا ذریعہ مل گیا اور ستمند ناز پہ ایک اور تازیانہ ہوا کہ حکیم جی نے سامان عیش کی یاد دلادی اب کیا تہا یاران جلسہ انجناب کو دیکہکر ششدر پنج میں پڑ گئے اور لگے چوکڑیون کی ٹوکریان بھرنے چند لفظ ادہر ادہر کی سو کہی غب شپہ ہی خشک نوالے اوڑتے رہے چلتے وقت ہاتہ کیا دہلائے جاتے ہم تو پہلے ہی ہاتہ دہو چکے تہے خیر گندی کا خلاق کی مٹہائی کے ساتہ ترش روئی کی چٹنی موجود نہ تہی ورنہ بدہضمی کی شکایت ضرور کیمیائی زبان چین سے کب بیٹہنے دیتا ہے یاروں کو مگر صحبت دل وقت بہار کی باتیں ہیں - بکمبخت طاعون کی یاد دل سے کب بہولنے والی تہی تفریح کے لیے چل نکلے بمبئی کے کیا کہنے ہیں ؎

خدا آباد رکہے بمبئی تیرے گلستان کو ؎
تیرے کوچے کے وہ قابل ہیں جو جنت کے قابل ہیں
جس کوچے میں قدم رکہا عیش و طرب کا نقشہ نظر آیا
بچاسے مرزا طاعون الٓکہ سے سکین تیری شادی کی نہیں اسکتی - ایک غائب ہو گا دس پیدا ہونگی

تو دریا کنارے کا منظر نہیں ہے بلکہ بیان منتہا کے تماشے کا تانگ گہر ہے دریا کی موجیں ہاتہ وسے سے سر ٹکرا ٹکرا کر کہہ رہی ہیں ؎

کیا اب ہی آجاے جو طاعون مرے آگے
بجنے کی طرح کرتا ہے سون سون مرے آگے

کالے خان کی ہزار عمر دراز ہو جاے بمبئی ہوٹل روٹی اور سنگل چاے میں فرق آنا غیر ممکن بات ہو رہی ہے ایک آنے کی چٹکی نکال لی گویا رخا کر ادے زکوۃ لے لی تیز نہیں ہوئی کیا گیا کیا رہا چاے کا پیالہ لبالب گرم پانی سے بہر دیا گہی شیر کا شکوہ مندار و قیمت کا لکٹ دیبی نیلام کا آخری تین وار یعنی آج نقد کل ادہار ہے ہوٹل والون کی بلا دور ادر تیجوا بارہ ہے اسٹو بلیٹ کے دورے چل رہے ہیں ہاجی گردہ کا طباق اونگلیاں چٹخار رہے ہے فیرنی کی رکابی ایسی صاف رہی ہے کہ بلیاں آئینہ میں سنگہتی ہیں لحم البقر کے کباب وہ کوفتہ و یخنیہ گویا حکیم فرخ کا سفوف داڑون کی دراڑون میں پناہ لے رہا ہے قیمہ بلیٹ دتو بلیٹ وہ چورما کا سوربا کہ کتون کا سرا پا جارہ بنجانے پر ہڈی علے الغرض بمبئی ایک عجیب و غریب مقام ہی کہ بات دن خوردن کا خوردن کا صیغہ خورد و بزرگ کی زبان پر جاری ہی جسکو دیکہیے سیخور کے دہال میں گرفتار ہے جہان سنئے بخور کا امر نادری آواز کہہ رہا ہے جدہر جائے خوردہ موجود ہے تشبیہ طرہ یہ کہ صرف ہوٹل والے سیٹہ جی کی ایک مبارک ذات ہی کہ سفید روپیہ اور نوٹون سے انبار کو حرص و طمع میں خوردہ ہیں خوردہ سمجہے ہیں پان والون کی اداب جذرگی کو تو ہم کبہی نہ بہولین گے تو اضع کا ؤ بیڑہ اٹہا یا ہی کہ منہ لال کیے بغیر جانے نہیں دیتے پس پشت جو آئینہ لگا ہے وہ بھی سرخی حکمت خالی نہیں پان ہی کہا کے منہ بہی چڑاے مقصد ہے کیا ایک جو ہی اوگالدان لیے بہر رہے ہیں آئینہ میں

اودہر مسکراہٹ دیکہی اپنی صورت پر صد قہ جانے کی خواہش پیدا ہو گئی جوانان کیسہ بہر گہہری پران کیسہ بر کے پاس ادب سے جیبہ میں ہاتہ ڈالے رہتے ہیں جنٹلمینون کی دستی چہڑی رلیست قدون کی کمر کی طرح ہر قدم پر خم کہاتی نظر آتی ہی منہ میٹہا پہلی چرٹ ناک نمناک کے مقابل خط استوا بن رہا ہی بیہری چابکون کی گاڑیاں گہوڑون کی ٹاپون سے دور باش کی صدا دے رہی ہیں ٹرام وے کی سیٹی فاختہ کو گہوسلے سے نکلنے نہیں دیتی رات کا سمان جشن نوروزی کا مزاج پوچہتا ہو - ای بمبئی تیری کہان تک تعریف کرین انہیں باتون سے تو تجہے نظر لگ گئی چل اب تیار دکہڑا ابہی رو ہیں مگر ایسا کہ تیرے چاہنے والے بالکل دردمند ہے جنا ہوان بلکہ تیری داستان غم آن چیت پٹے الفاظ میں لکہے جانے کے قابل ہو کہ شوق خندہ زنی میں کہلی اپنی پگڑیاں زردی اپنی ٹوپیاں اور جنٹلمین اپنی ٹیلو کرد سنبہال سنبہال کر اخبار پنچ کو اسکے کارپردازون کو اسکو خوش نصیب نامہ نگار دن کو اور اسکی ناظرین خریدارون کو غسل و وضو کر کے دعائین دیں -

طاعونی غزل ہیٹل و بنیابل

ای بمبئی طاعون سے گہبرا چکی اگر | خدا کا شکر کہ تیری لئی حرکس بگڑا
شل شہوتی تیرا کتوم تہا لکہو ہیں | شمالی کیون بنتا تہا جب کہ دکن بگڑا
اودہر بنگال تو زمان ہوا ہر جا قسمیکہ | نتقلی کا کیا گیا کرستی ہین بمبئی بگڑا
اجل کا خوف ہے الحمد للہ ہو گئے دونوں | نہ در جنگی ہی دنیا میں شہرو بدن بگڑا
چارہ ناش کتی ہو گئی دیدہ | بری نظر نگی کیونکہ تونگری کیونکہ بگڑا
کہ کچہ شتری تیرے رنگ دکہا یا شو ہیں | کہ دل ہی بمین کہیں جدہر تنج کنج بگڑا
تقدیم کوئی جہتا ہو غیر عشق کا | کوئی کہتا ہو ہوا آکہہ سے بمبئی بگڑا
ستانے کو مرا دی پاگر جب پڑا جو | تو جنٹلمین لوا ادہر کرا کوئی وطن بگڑا
سفر غضب کی ہوگئی شو کا عشق | بہا طاعون سیپاہی دار ہو انگریزی بنگلہ
مگر جانا کو ہم کی ہوئی کوئی ہر رستہ | تو آ جا بہت پھر والون پر لگا یہ جشن بگڑا
جہانگیر تم سن موئی تم کو جواب | تری تیری بہار کی مغاں کا چلن بگڑا
سنکیمو جانے خونریزی کو عجب رنگ | ظفر تیری زبان لگی گہر کرتی جو سخن بگڑا
طفیل حضرت طاعون اختر سخن | کرے کہ غیب سے آنا پاٹا بہا انداز

وہ آ گئے

گذشتہ اشاعت سے آگے نمبر ۲

جب لالہ صاحب کا نشہ ہرن ہوا تو سوجھی رپٹ بازی کی لالہ صاحب رپٹ لکھا آئے پھر تھانے سے اندر تشریف لائے اور اس طرح پر کہ ہاتھ مین ایک ننگی کرپاچ تھی اور سب انسپکٹر کی وردی وہ اکڑ کر تماشائی ہم سے ڈر جائین مگر جو لالہ صاحب اسٹیج کے اندر آئے پھر ہول گڑ گڑ ہونے لگی جسپر دیکھو وہ پکارنے لگا وہ آ گئے وہ آ گئے یا وحشت کون آ گئے - غرض یہ جو آ گئے آ گئے کی صدا بلند ہوتی تو پولس کے وہ جوان جو اس تماشے مین موجود تھے انہون نے لالہ جی کو فوراً ہی تو اپنے ارنگ مین پھانس لیا اور پھر ایسی مضبوط سواری باندھی کر لالہ جی پھر ہل نہ سکے - بیچارے رات بھر حوالات مین ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کھاتے رہے صبح کو حسب دفعہ ۱۴۰ بعدالت پنچ چالان ہوا مقدمہ ہونے پر دو روپیہ جرمانہ ہوا لالہ جی کی اول پھاند سب ناک کے رستہ سے نکل گئی اور اب یہ بھی سنا جاتا ہے کہ انسپکٹر لین پولس کو اس کارروائی پر اعتراض ہے انکی رائے ہے کہ ملزم جرم سرقہ وردی خلاف ورزی ایکٹ اسلحہ کا بھی مرتکب ہوا ہے - اب دیکھئے کیا ہوتا ہے لالہ جی دفتر پولس کے ملازم ہین -

الراقم

راست گفتار - ازلو - ازاٹاوہ

خضاب لاجواب دلپسند خاص عام

ایشیا لیقین صاحبان - کیا ہی ایک نادر تحفہ آپ کے پیش نظر کرنے مین آیا ہے جو کئی سال کے تجربہ اور کوشش بلیغ سے مرکب کیا گیا ہے اس کے ایک دفعہ کے استعمال سے آپ صاحبان ترکیب کنندگان کی داد دینے مین ہرگز توقف نفرمائینگے وہ تحفہ کیا ہے (خضاب لاجواب) مانند روغن کے بالون مین لگا دیجیے - پانچ منٹ مین بالکل قدرتی سیاہی پر دیکھ لیجیے یہ طرفہ تر یہ کہ پندرہ یوم تک پھر آئینہ دیکھنے کی حاجت نہین رہتی بال نرم اور چمکدار رہتے ہین - اس کی قیمت بالکل قلیل رکھی گئی ہے جس سے ہر شخص فایدہ اٹھا سکے - قیمت فی بکس ۱۲ خریدار محصول ذمہ خریدار پانچ بکس کے خریدار کو ایک بکس مفت دیا جائیگا ہر درخواست کی تعمیل بذریعہ ویلیو پے ایبل ہوگی - ہمارے پاس صدہا سرٹیفکٹ اس خضاب لاجواب کے موجود ہین لیکن بوجہ عدم گنجایش چند صاحبون کے صرف نام نامی ذیل مین درج کرتے ہین آپ اپنے اطمینان کے لیے صاحبان ذیل سے تصدیق کر سکتے ہین -

(۱) آغا حسن علی صاحب - بالیگنج - کلکتہ

(۲) احمد شاہ صاحب " "

(۳) بابو امیر علی صاحب پرانا قلعہ راولپنڈی -

(۴) محمد حسین صاحب کورٹ ماسٹر رسالہ جیکب آباد -

(۵) حکیم امام علی صاحب - کڑایا بازار کلکتہ -

المشتہر

حضرت مولانا عاشق یزدانی سید نورشاہ ہمدانی گولی محلہ پوسٹ آفس مانڈوی - بمبئی -

خضاب مذکورہ بالا حسب ذیل پتہ پر بھی مل سکتا ہے منشی محمد عبدالرحمن آنادو قریب دفتر پنچ بہادر بمبئی

اسلامی دنیا

اخبار نیوز ویلز مخبر ہے کہ قسطنطنیہ سے چند افسران بحری فوج اس غرض سے بہ سینٹ پیٹرسبرگ روانہ ہوئے کہ دو اعلیٰ درجہ کے جنگی جہازون کی تیاری کا عہدنامہ کرین -

شاہ یونان پر ایک شخص نے چاقو سے حملہ کیا شاہ اس وقت فیلرون پارک کی سیر مین مصروف تھے - باغبان وقت پر شاہ کی امداد کو پہونچا اور شاہ بال بال بچگئے -

شاہ ایڈورڈ ہفتم کے جشن تاجپوشی مین امیرالمؤمنین کی طرف سے طرخان پاشا (سابق وزیر اعظم) قرہ طوڈوری پاشا (عیسائی) اور انطولپلو پاشا ترکی سفیر مقیم لندن شامل ہونگے -

جلالتماب نے حکم دیا ہے کہ تمام شہرون اور بندرگاہون کے بازار وسیع کیے جائین - اور یہ خیال رکھا جائے کہ ہر بازار کے مکانات ایک ہی طرز کے ہون -

احوال علاقہ مصر مین دولت امریکا نے حضرت سلطان المعظم سے اپنی سفارت قایم کرنے کی اجازت چاہی ہے -

ولایت موصل کے قصبہ لوق زادا مین پرانے سکون کا ایک خزینہ برآمد ہوا ہے جس مین پرانے روسی ترکی اور اطالین سکے ہین -

رومانیا کے شہر قلاص کا ایک فاضل یہودی بروز ... مین مشرف باسلام ہوا - اسلامی نام عثمان آفندی رکھا گیا -

سید محمد طاہر بک آفندی مالک و ایڈیٹر اخبار المعلومات قسطنطنیہ اور ملا عبدالقیوم صاحب معتمد مجلس چندہ حجاز ریلوے حیدرآباد کو حجاز ریلوے کے طلائی تمغے عطا ہوئے ہین -

جاسوسون کی رپورٹین

لیڈی کرزن صاحبہ کی زنانہ یادگار قیصرۂ ہند کا چندہ ۶ لاکھ ۳۰ ہزار تک پہونچگیا۔

ہند مین فی الحال قحط کے مارے ہوؤن کی تعداد ۷ لاکھ ۸۰ ہزار ہے۔ ان مین سے ۱۵ ہزار ۵ سو ۱۵ مفت خوراک یومیہ پاتے ہین۔

حضور کمانڈر انچیف ہند کی ہمشیرہ کی شادی جنرل اسمتھ ڈورین سے ہوئی۔

کابل مین اس سال برف کم پڑی اس لیے امیر صاحب نے غلہ کی نکاسی روکدی۔

راجگان کی فوجی وردی سفید رکھی گئی اُس پر سنہری فیتون بہت لگایا گیا ہے۔ طرہ سنہرا ہے۔ بوٹ سیاہ ہے۔ طلائی پیٹی ہے۔

ممالک متحدہ مغرب و اودہ مین سرکاری ملازمت کے لیے انٹرنس کی قید لازم کردیگئی۔ مثلا کا ہونا نہ ہونا برابر سمجہا گیا۔ ادنی درجہ کی نوکری بھی بغیر انٹرنس پاس کیے نہ ملے گی۔

مہاراجہ میسور کی گدی نشینی کا جلسہ جون مین قرار پایا شرح دہوم دہام سے ساتھ کے ساتھ شادی بھی ہوگی۔

کلکتہ مین ایک نیچ قوم کی عورت نے برہمنی بنکر رسوئی کی خدمت سے ایک معزز لالہ کا دہرم بگاڑدیا۔ اس جرم مین ۶ ماہ قید سخت کی سزایاب ہوئی۔

تنکابادی کی فوج یا پولس مین اب سکھونکی بہرتی نہ ہوگی۔

ہندوستان مین فوجی جوانون کی ریلوے جماعتین قائم کرنیکی تجویز ملتی رہی۔

لاہور مین شکر کہ طاعون کی طرف سے افاقہ [illegible]

۴۶۴ موتین ہوئین۔

ہفتہ مختتمہ ۱۵ جنوری مین کل آمدنی ریلوے ہند ۷۰۸۸۲۰۰ تہی اوسط فی میل ۷۱۹۱ روپیہ ہوا۔

جمون کی خبر ہے کہ طاعون کے خوف سے نصف شہر بہاگ نکلا۔ بڑی بیچینی ہے۔ سیالکوٹ مین شکایت ہے کہ سرکاری حکام بے پروا ہین (اگر ین تو مشکل نہ کرین تو شکایت)

پانچ ہزار محسود وزیریون کا ایک جرگہ گفتگوے مصالحت کے لیے جنڈولہ مین حاضر ہوا۔

لارڈ ڈفرن کی وفات پر ہندوستان مین سخت رنج محسوس ہوا۔ لیڈی ڈفرن فنڈ نے تعزیت کا تار روانہ کیا۔

اگلے دربار دہلی کے موقع پر ہندی حرفت و صنعت کی نمایش کی تجویز منظور کی گئی ہے۔

پچھلے دربار دہلی پر جو سنہ ۱۸۷۷ء مین ہوا تہا ۸ ہزار آدمی آئے تہے۔ اب کے ۳۰ ہزار تو فوج ہی ہوگی۔

چیفکورٹ برہما مین چیف جج بیرسٹر ہو اسکا مطالبہ اہل رنگون پارلیمنٹ مین کرینگے۔

مدراس یونیورسٹی نے ایک ہزار کا انعام مشتہر کیا کہ سوالات چرانیوالا پکڑا جائے۔

کلکتہ مین ملکہ قیصرۂ ہند کی یادگار سفید پتہر کی ہوگی۔ جو اٹلی سے منگوایا جائے گا۔ بنیاد ہشت ہوگی اسکے گرد ۳۰ ایکڑ رقبہ ہوگا۔ کاریگر وغیرہ سب فرنگی ہونگے۔

دربار دہلی دس روز تک رہیگا۔

جنوبی مرہٹہ ریلوے پر ایک برہمن مسافر کی لڑکی سے چہیڑ خانی کے لیے تین ملازمان ریلوے موقوف ہوئے اور ایک افسر مستعفی کیا گیا۔

[illegible]

احاطہ مدراس مین ایک بہاری شیر شکار کیا گیا بڑی شہرت ہے۔

مسٹر اکنسکرو دہنا جو الزام زنا بالجبر سے بری ہوا اب مستغیثون پر الٹی نالش دایر کی ہے۔

مہاراجہ کورگ نے رعایا کے ایک شخص کو ذات سے خارج کروایا کہ سفر ولایت اختیار کیا تہا۔

ہندوستان مین ایک اعلے عہدہ سرکاری معمار کا قایم کرنے لگے ہین۔ منظوری ہوگئی ہے۔

تہیمن سنگہ مین تاگمپل کی شریمتی دہنو منی چودہرائن کی خاص مدد سے ایک کالج قایم کرینگے۔

کورگ کا دیوان یورپ مین ہے۔ مہاراجہ صاحب مبارکباد تاجپوشی کے لیے ایک یورپین کو ولایت بہیجینگے۔

الہ آباد یونیورسٹی کا امتحان انٹرنس ۱۰ ار فروری سے پہر سے ہوگا۔ اب کل سوالات بدلدئے گئے ہین۔ کیونکہ پچہلے سوالات طلباء نے اڑالیے تہے۔

حضور ویسراے قلمرو نظام کے جنگلات بکہال مین حضور نظام کے ہمراہ دس روز تک شکار کہیلینگے۔

حضور ویسراے کی تشریف آوری کی تقریب یادگار مین اہل برار میور بنگالہ نے ۱۸ ہزار روپیہ چندہ جمع کیا۔

آگرہ ایسوسی ایشن کی ایک شاخ کانپور مین کہولی گئی عدالتی وکلاء کی سرپرستی حاصل کیگئی۔

لالہ ہیرجی مل ساہوکار پشاور نے گوجرہ (جہنگ) مین کپاس کا کہنائی کارخانہ قایم کیا۔

لاہور مین پنجاب نیشنل بنک اور پیپلز بنک مین باہم ناچاقی ترقی پر ہے۔

گوالیار کے ایک مشہور شہر جان نیلت بالا جسین [illegible]

یونان مین ایک اکونٹنٹ وسنوزا مین نام گرفتار ہوا ایک ہزار کا پرامیسری نوٹ چرایا تھا۔

میسور مین حضور ویسرائے کو ہاتھیون کے پکڑنے کا تماشا عظیم پیمانہ پر دکھلانے کا انتظام ہے۔

خاندیش کی پولس نے رہزنون کا ایک طائفہ ڈھونڈھ نکالا۔ مشہور سرغنہ مسمی ارجن قتل ہوگیا۔

لاہور گذر دہلی دروازہ مین سخت واردات آتشزدگی ہوئی۔ خوش ہی کہ نقصان جان نہی ہوا۔ رات کا وقت تھا۔

امرتسر مین بھی واردات طاعون کی افواہ ہے۔

لاہور مین ایک کسبی کا خون ہوگیا۔

بمبئی کی طرح سیلون مین بھی ملکہ متوفہ کی یادگار مین نابیناؤن کا مدرسہ قایم کیا جائیگا۔

کلکتہ مین ۱۲ ۔ تاریخ کو طاعون کی ۲۸ واردا تین اور ۲۳ موتین ہوئین لیکن عوام مین گھبراہٹ نہین ہے۔

ناگپور مین بھی سخت آتشزدگی ہوئی کلب گھر مع کل قیمتی سامان کے راکھ ہوگیا

دبار طاعون گورکھپور مین بھی نمودار ہوئی ۷ واردا تون کی رپورٹ آئی ہے۔

حضور ویسرائے ماہ گذشتہ مین میسور مین تشریف لاکر مہاراجہ صاحب کو بااختیار فرمائینگے۔

بالدہ مرشدآباد مین حضور ویسرائے داخلہ مبارک ہوگا۔ ایڈریس خیر مقدم پائینگے

جوناگڈہ مین بعہد حضور نواب صاحب بہاؤالدین آرٹس کالج قایم ہوا۔ جمعرات کو افتتاح کیا گیا۔

تاجگیل (بنگالہ) مین اسی جمعرات کو عظیم زراعتی نمائش کھولینگے۔ بارہ ممتحن مقرر کیے گئے ہین۔

لاہور مین پچھلے ہفتے دو واردات آتشزدگی سے قریب ۱۵ ہزار کا نقصان ہوا۔ جالنون کا بچاؤ رہا۔

نہر جہلم پر ۲۴ ہزار ایکڑ اراضی ملٹری ضرورات کے لیے دی جائیگی جو لوکل گورنمنٹ کے زیر غور ہے۔

مشرقی ساحل پاپس و ہمیرہ کے درمیان ایک دیہاتی کابنتہ کی ڈاک گاڑی کے نیچے کچلکر مرگیا۔

کلکتہ مین مارلیس لایل نام آسامی کانفرنس کی امداد کا چندہ ۲۰ ہزار روپیہ سے بڑھگیا۔

مسٹر جے جی سکاٹ ڈپٹی کمشنر برہما نے چینی زبان کا امتحان پاس کرنے پر ۲ ہزار کا سرکاری انعام پایا۔

حیدرآباد دکن کے سررشتہ تعلیم کے دفتر مین ۳ ہزار ۰۰ ۷ روپیہ کی چوری ہوئی۔ تحقیقات جاری ہے۔

حیدرآباد مین حضور ویسرائے کے لیے تیاریان ہورہی ہین ۔ فی اسم دعوت کا صرفہ ۳۰ روپیہ سے زیادہ ہوگا۔

ہندوستان سے پچھلے سال ساڑھے ۱۵ لاکھ روپیہ کا عمدہ ذات کا تنباکو ممالک یورپ کو بھیجا گیا۔

ماہ جنوری مین ہندوستان مین ۱۷ انچ تار گھر کھلے ۔ ایک بند ہوا ۔ موریہ اسمعیل خان رشہر مین جاری ہوا۔

جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر رامپور مین رونق افروز ہین بڑی دھوم دھام کا استقبال کیا گیا ہے۔

بنارس مین ہندو سنٹرل کالج کے جلسہ مین ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم نے دست خاص سے انعامات بانٹے۔

نواب سر وقارالامراء سابق مدارالمہام حیدرآباد دکن انتقال فرماگئے ۔ وزارت سے مستعفی ہوگئے آپ اپنے علاقہ کے دورہ مین مصروف تھے فالج نے آ پکڑا ۔ اور ایسا پکڑا کہ پھر چھوڑا نہین ڈاکٹرون نے لاکھ جتن کیے مگر ناکام رہے۔

پرنس رنجیت سنگھ جی تبدیل آب و ہوا کو ہندوستان آئے ولایت جاکر گردون پر عمل جراحی کرائینگے۔

طاعونی شکار

تاریخ	مبتلائے طاعون	اموات طاعون	اموات کل امراض
۱۶	۱۱۱	۹۳	۳۱۶
۱۷	۸۲	۱۰۲	۲۳۵
۱۸	۱۵۵	۱۲۱	۲۲۸
۱۹	۱۶۲	۸۶	۲۲۲
۲۰	۱۱۵	۱۰۷	۲۱۶
۲۱	۱۴۹	۱۰۳	۲۲۲
۲۲	۱۵۵	۱۰۹	۲۴۲

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبدالحمید خان دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا